بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

موجودہ تکفیری شور وغوغا پر ایک فیصلہ کن تحریر

# تکفیر مسلم پر تحقیقی نظر

تالیف


علامہ عبد الحق رضوی

استاذ الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور



ناشر

دار العلوم قادریہ گلشن برکات

انٹیاتھوک، ضلع گونڈہ، یوپی، انڈیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

موجودہ تکفیری شور و غوغا پر ایک فیصلہ کن تحریر

# تکفیرِ مسلم پر تحقیقی نظر


تالیف:

علامہ عبد الحق رضوی

استاذ الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور



ناشر

دار العلوم قادریہ گلشن برکات

انٹیاتھوک، ضلع گونڈہ، یوپی، انڈیا

نام کتاب : **تکفیر مسلم پر تحقیقی نظر**

مؤلف : **علامہ عبدالحق رضوی**، استاذ الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور

سن اشاعت : ۱۴۳۶ھ/۲۰۱۵ء

صفحات : ۸۰

ناشر : **دارالعلوم قادریہ گلشن برکات**، انٹیاتھوک، گونڈہ، یوپی، انڈیا

قیمت : ۲۵/روپے


## ملنے کے پتے:

(۱) دارالعلوم قادریہ گلشن برکات، انٹیاتھوک، گونڈہ، یوپی، انڈیا

(۲) D4، ٹیچر کالونی، الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ جب حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ شریف کے اندر تشریف لے گئے تو وہاں آپ نے حضرت ابراہیم اور سیدہ مریم علیہا السلام کی تصویریں پائیں، فرمایا: ان لوگوں نے سن لیا ہے کہ جس گھر میں تصویر ہو وہاں فرشتے نہیں آتے۔ (الحدیث) یہ الفاظ حدیث کتاب الانبیاء میں آئے ہیں اور اس میں ہے: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کعبہ شریف میں تصویریں دیکھیں تو اندر داخل نہ ہوئے یہاں تک کہ ان کے متعلق حکم فرمایا تو وہ مٹادی گئیں۔ (الحدیث) اور مغازی میں ہے کہ حضرت ابراہیم و حضرت اسماعیل علیہما السلام کی تصاویر باہر نکال دی گئیں۔ (الحدیث) یہ سب بخاری شریف کی روایات ہیں۔

اور ابن ہشام نے اپنی سیرت میں بیان فرمایا کہ مجھ سے بعض اہل علم نے بیان کیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتح مکہ کے روز بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے تو وہاں فرشتوں وغیرہ کی تصاویر دیکھیں اور حضرت ابراہیم کا مجسمہ دیکھا، پھر بقیہ حدیث ذکر فرمائی، یہاں تک کہ فرمایا کہ پھر تمام تصاویر کے بارے میں حکم فرمایا کہ مٹادی جائیں تو وہ مٹادی گئیں۔

## - دیکھو اسے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو -

اب میں جملہ اہل علم و دانش سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ بنص قرآن وڈ، سواع وغیرہ پانچوں بت دیوی اور دیوتا ہیں اور ان کی پرستش صرف قوم نوح ہی نہیں بلکہ مشرکین عرب بھی کرتے تھے اور ایسے ہی حضرات انبیاے کرام اور دیگر صالحین کی پوجا اہل عرب کا محبوب ترین مشغلہ تھا خصوصیت کے ساتھ حضرت سیدنا ابراہیم واسماعیل علیہما الصلاۃ والتسلیم اور حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور فرشتوں کی بھی

عبادت اور پوجا کی جاتی تھی۔ اور بخاری شریف کی حدیث نص صریح ہے کہ "وَدٌّ، سواع" وغیرہ قوم نوح علیہ السلام کے نیک ابرار واخیار لوگوں کے نام ہیں۔ وہ جب انتقال کر گئے تو بعد میں ان کی عبادت اور پوجا شروع ہو گئی۔

لہٰذا ثابت ہوا کہ کفار و مشرکین کے جہاں بے شمار معبود تھے وہیں پر انبیا و اولیا اور دیگر صالحین بھی تھے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم مسلمان انبیاے کرام ورسل عظام اور دیگر محبوبان بارگاہ الٰہی کی صرف تعریف وتوصیف ہی نہیں حد درجہ تعظیم وتکریم بھی کرتے ہیں۔ اور اس تعظیم وتکریم کا حکم خود رب العالمین نے اپنے بندوں کو دیا ہے۔ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

"وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ"۔ (الفتح)      اور رسول کی تعظیم اور توقیر کرو۔

وَ لِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَ لِرَسُوْلِهٖ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ لٰكِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ۠ ۝۸

اور عزت تو اللہ، اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لیے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں۔

تو اگر مطلقا معبودانِ کفّار کی عزت تعریف وتوصیف کفر ہو تو لازم آئے گا کہ معاذ اللہ ہم مسلمانوں کو قرآن نے کفر کرنے کا حکم دیا ہو۔

معاملہ یہ ہے کہ دلیرانِ تکفیر یا تو جوش عناد کی وجہ سے یا کم علمی کی وجہ سے کفر اور عدم کفر کے درمیان جو چیز مابہ الامتیاز اور حد فاصل ہے سمجھ نہیں پا رہے ہیں۔

دونوں کے درمیان حد فاصل اعتقاد معبودیت ہے اگر کسی بھی غیر اللہ کو معبود جان کر پوجا کی جائے، مدد کے لیے پکارا جائے تو کفر وشرک ہو گا خواہ وہ غیر اللہ نبی ہو یا ولی جن ہو یا فرشتہ۔ نیک انسان ہو یا بد، بت ہو یا شیطان، اور اگر بلا داعتقاد معبودیت ہے تو ہرگز کفر وشرک نہیں ہو گا۔

کیا یہ حقیقت اہل علم پر اظہر من الشمس نہیں ہے کہ ہم مسلمان انبیا و اولیا کی تعظیم و تکریم بھی کرتے ہیں اور اپنی مدد کے لیے پکارنے کو نہ صرف جائز سمجھتے ہیں بلکہ مضبوطی کے ساتھ اس پر عمل پیرا بھی ہیں۔ اور ان کو باذن اللہ امداد و دستگیری پر قادر بھی مانتے ہیں۔ لیکن انھیں انبیا و اولیا کو جن کا تذکرہ ما قبل میں گذرا اگر کفار و مشرکین پکاریں یا ان سے امداد و اعانت طلب کریں تو کفر و شرک ہو گا۔

یا اللہ یہ کیا ماجرا ہے کہ ایک ہی عمل بعض جگہ عین اسلام ہو اور وہی عمل دوسری جگہ شرک خالص ہو جائے۔ وجہ فرق یہ ہے کہ ہم مسلمان انبیا و اولیا سے جو مدد مانگتے ہیں انھیں معبود جان کر نہیں بلکہ معبود کا محبوب بندہ جان کر اللہ عزوجل کی دی ہوئی قوت سے، اور اس کے اذن سے متصرف مانتے ہیں۔ لہذا ہم مسلمانوں کا انبیا و اولیا سے مدد مانگنا شرک نہ ہوا۔ اور مشرکین کا اپنے معبودوں سے مدد مانگنا شرک ہوا۔

پوری بحث کا حاصل یہ نکلا کہ اصل شرک و کفر غیر خدا کو معبود جاننا ہے اور معبود جان کر ان سے مدد مانگیں تو شرک، پکاریں تو شرک چڑھاوا چڑھائیں تو شرک، اگر بتی جلائیں تو شرک اور اگر معبود نہ جانیں تو ان میں سے ایک بھی شرک نہیں۔ البتہ بتوں اور شیاطین کی تعریف و توصیف کرنا عزت دینا اور ان سے مدد مانگنا ان کے استھان پر اگر بتی سلگانا وغیرہ حرام و گناہ ضرور ہو گا۔ اس لیے اس میں ایک تو بتوں اور شیاطین کی عظمت ہے دوسرے ان کے پجاریوں سے مشابہت۔ لیکن شرک و کفر نہ ہو گا جیسا کہ بعض حضرات پوری ایڑی چوٹی کی طاقت کفر ثابت کرنے کے لیے صرف فرمار ہے ہیں۔ اللہ عزوجل انھیں اور ہمیں بھی حق و صحیح سمجھنے اور اس پر عمل کی توفیق دے اور تعصب اور بے جا کسی کی بھی حمایت سے محفوظ رکھے آمین۔

اس بحث کو حضرت سیدنا عیسی علیہ السلام کے مبارک و مسعود ذکر پر ختم کر رہا ہوں۔

اس بات سے دنیا کا کون باشعور انسان بے خبر ہے کہ دنیا کے بیش تر ملکوں اور حصوں میں آج بھی سب سے زیادہ عبادت و پرستش حضرت عیسی علیہ السلام کی ہو رہی ہے۔ قرآن کریم میں ہے:

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ (المائدۃ) بے شک کافر ہیں وہ جو کہتے ہیں اللہ تین خداوں میں سے تیسرا ہے۔

نیز ارشاد فرمایا: الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۴۵﴾ (آل عمران)

مسیح عیسی مریم کا بیٹا عزت والا ہے دنیا اور آخرت میں اور مقربین میں ہے۔

اور فرماتا ہے: اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ ۘ اِذْ اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۣ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۚ وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۚ وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِيْ وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ ۚ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِيْ ۚ

”جب اللہ فرمائے گا اے مریم کے بیٹے عیسی یاد کر میرا احسان اپنے اوپر اور اپنی ماں پر جب میں نے پاک روح سے تیری مدد کی، تو لوگوں سے باتیں کرتا گہوارے میں اور پکی عمر میں، اور جب میں نے تجھے سکھائی کتاب اور حکمت اور توریت اور انجیل، اور جب تو مٹی سے پرند کی سی مورت میرے حکم سے بناتا۔ پھر اس میں پھونک مارتا تو وہ میرے حکم سے اڑنے لگتی، اور تو مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو میرے حکم سے شفا دیتا، اور جب تو مردوں کو میرے حکم سے زندہ کرتا۔“

دلاورانِ تکفیر ذرا چشم بصیرت کے ساتھ ملاحظہ فرمائیں۔ کہ حضرت عیسی علیہ السلام جو دنیا کے کثیر ملکوں میں معبود اور اِلٰہ مانے جاتے ہیں ان کے معبود بنائے جانے کی

قرآن نے نص فرمائی۔ اس کے باوجود اللہ عزوجل کیسی عظیم وجلیل تعریف فرمارہا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام دنیا اور آخرت میں عزت ووجاہت والے ہیں اور اللہ کے مقرب بندوں میں سے ہیں۔ اور اس کے بعد والی آیت کریمہ میں آپ کے روشن معجزات اور جن عظیم نعمتوں سے سرفراز کیے گئے ان کا بیان ہے۔ ہمارے آقا ومولی محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے افضل ترین رسولوں میں حضرت ابراہیم وحضرت موسی وعیسی علی نبینا وعلیہم الصلاۃ والتسلیم ہیں اور ان کی تعظیم وتوقیر ہمارا ایمان ہے ان نفوس قدسیہ کی تعریف وتوصیف میں رطب اللسان رہنا صرف کار ثواب نہیں بلکہ سعادت دارین اور نجات اخروی کا عظیم ذریعہ ہے اب میں تکفیری حضرات سے جاننا چاہوں گا کہ اللہ عزوجل کے سوا دنیا میں جن مخلوقات کی پرستش اور عبادت کی جاتی ہے ان میں سرفہرست حضرت عیسی علیہ السلام بھی ہیں اگر آپ حضرات کی بات تسلیم کرلی جائے کہ کفار اور مشرکین کے دیوی دیوتا کہ تعریف مطلقا کفر ہے اگرچہ وہ ذاتی اوصاف وکمالات اور قرار واقعی خوبیوں کی وجہ سے ہو تو لازم آئے گا کہ معاذ اللہ خود اللہ عزوجل آپ حضرات کے حکم کفر سے نہ بچ سکے کیوں کہ ابھی آپ حضرات حضرت عیسی علیہ الصلاۃ والتسلیم کے فضائل ومناقب اور ان کے روشن معجزات کا بیان قرآن سے سن چکے اور قرآن پر ہم سب کا ایمان۔ تو بقول آپ حضرات کے اللہ عزوجل معبودِ کفار کی تعریف وتوصیف کرکے اور مسلمان اس تعریف کے حق ہونے پر ایمان لاکر کے سب بیک جنبش قلم دائرۂ کفر میں داخل۔ (العیاذ باللہ) لہذا ماننا پڑے گا کہ معبودانِ کفّار کی تعریف مطلقا کفر نہیں بلکہ کفر اسی وقت ہوگی جب انھیں معبود اعتقاد کرکے کی جائے ورنہ کفر کیا معنی بعض صورتوں میں توعظیم کار ثواب اور باعث اجر ہوگی جیسا کہ انبیا واولیا کے باب میں گزرا اور اگر معبودان باطل بت، شیاطین وغیرہ ہوں تو بغیر اعتقاد معبودیت کے ان کی تعریف حرام وگناہ ہوگی، کفر ہرگز نہیں ہوگی، جیسا کہ بیان ہوا۔

## اعظمی صاحب کی تقریر کا تجزیاتی مطالعہ

اعظمی صاحب کی تقریر کے اس حصے پر اپنا تجزیاتی مطالعہ پیش کر رہا ہوں جس پر کرم فرماؤں نے حکم کفر لگایا ہے:

(۱) شری رام کا وجود پاک اور پوتر ہے۔ (۲) ان کا کیرکٹر اتنا نرالا، پیارا اور بے مثال ہے۔ (۳) رام نام ہے سچائی کا جو جھوٹ کو پراجت کرتا ہے۔ (۴) رام نام ہے مظلوموں اور دکھی لوگوں کی حمایت کا جو ظلم کی گردن پکڑتا ہے۔ (۵) رام نام ہے سورج کی اس روشنی کا جس کے ذریعے اندھیرے دور ہوتے ہیں۔ (۶) رام نام ہے اس چاند کی چاندنی کا جس کے ذریعے لوگوں کو سکون ملتا ہے۔ (۷) رام نام ہے اس ٹھنڈی ہوا کا جو جھلساتی ہوئی دھوپ میں ان کے لیے چھتر چھایا بن جاتی ہے۔ (۸) میں اسی رام کو جانتا ہوں جس نے نفرت کا کوئی سندیش انسانیت کو نہیں دیا۔ (۹) نفرت کے مقابلے میں محبت کے اس نے بادل برسائے۔ (۱۰) انسان کی کھوئی ہوئی عظمت کو واپس کروایا۔ (۱۱) آتنک واد کے خلاف شری رام نے جہاد چھیڑا تھا۔

اب میں تمام ارباب علم ودانش کو دعوت غور وفکر دیتا ہوں کہ جتنے جملے ذکر کیے گئے ہیں ہر ایک میں انتہائی سنجیدگی سے گہری نظر ڈالیں اور تلاش کریں تاکہ متعیّن ہو سکے کہ اس جملہ میں فلاں ضرورت دینی کا انکار پایا جاتا ہے۔ ہمارے ناظرین اس مقالہ کے شروع ہی میں تفصیل کے ساتھ ضروریات دین کی تعریف پڑھ چکے ہیں پھر بھی اس پر دوبارہ نظر ڈالیں۔ معاملہ ایمان وکفر کا ہے جو انتہائی سنگین اور پر خطر ہے۔ اختصار کے ساتھ اس کا ذکر کر رہا ہوں۔

ضروریات دین سے مراد وہ دینی باتیں ہیں جن کا دین سے ہونا ایسی قطعی

یقینی دلیل سے ثابت ہو جس میں ذرہ برابر شبہہ نہ ہو اور ان کا دینی بات ہونا ہر خاص وعام کو معلوم ہو۔

مجدد اعظم اعلی حضرت قدس سرہ نے کفر التزامی کے بیان میں ارشاد فرمایا:
التزامی یہ کہ ضرویات دین سے کسی شئ کا تصریحًا خلاف کرے۔ یہ قطعا، اجماعا کفر ہے۔ اس کے یہ معنی کہ جو انکار اس سے صادر ہوا، یا جس بات کا اس نے دعوی کیا وہ بعینہ کفر و مخالف ضرویات دین ہو۔

جیسے نیچریوں کا فرشتوں، جنوں، شیاطین، آسمان، جنت و دوزخ، معجزات انبیا سے ان معانی پر کہ اہل اسلام کے نزدیک حضور ہادی برحق ﷺ سے متواتر ہیں انکار کرنا۔

اب میں سارے کرم فرماؤں کو چیلنج دیتا ہوں کہ مذکورہ تمام جملوں میں یا بعض ہی میں ثابت کریں کہ اس جملہ میں فلاں ضرورت دینی کا صراحۃً انکار ہے اور یہ بعینہ کفر و مخالف ضرورت دین ہے جیسا کہ نیچریوں کے کلام میں تصریحًا انکار ضروریات دین ہے۔ ایسے ہی اس تقریر کے فلاں جملہ میں فلاں ضرورت دینی کا انکار ہے۔ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۱﴾.

تقریر کے مذکورہ بالا جملوں میں رام کی تعریف ہونے سے، مجھے انکار نہیں۔ رام کی اس میں کھلی ہوئی تعریف ہے لیکن وہ سب تعریفات ایسی ہیں جو کسی بھی انسان میں پائی جاسکتی ہیں خواہ وہ مومن ہو یا کافر۔ ان جملہ اوصاف میں کوئی بھی ایسا وصف نہیں دکھایا جاسکتا کہ جو ذات باری تعالی کے ساتھ اختصاص رکھتا ہو۔ جس کے مان لینے سے شرک فی الذات یا شرک فی الصفات لازم آئے۔ ذات باری تعالی تو ذات باری تعالی ہے ان تعریفات میں سے کسی کا بھی اختصاص مومن کے ساتھ نہیں ثابت کرسکتے۔

پہلا جملہ جس پر سب سے زیادہ کم پڑھے لکھے چونکتے ہیں وہ ہے کہ رام کے وجود کو پاک وپوتر کہہ دیا۔ میں اپنے مفتیان کرام سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ بتائیں قرآن وحدیث کی رُو سے رام کی حیثیت کیا ہے؟ کافر یا مومن؟ مؤحد یا مشرک؟ جو بھی اختیار کریں، دلیل قطعی سے ثابت کریں۔

دوسرا سوال یہ ہے کہ غیر اللہ کا پرستار یقیناً مشرک ہے تو کیا یہ بھی ضروری ہے کہ جس کی پرستش کی گئی وہ کافر ومشرک ہو؟ اور اسے ناپاک ماننا ضروری ہو؟

تیسرا سوال یہ ہے کہ گنگا وجمنا اور دنیا کے دیگر دریاؤں اور سمندروں کے پانی کو اگر کسی نے پاک وپوتر کہہ دیا تو کیا وہ کافر ہے؟ ارے میرے بھائی! دنیا کے یہ سارے پانی پاک وپوتر ہی نہیں، پاک وپوتر بنانے والے ہیں تاوقتیکہ وہ نجاست سے آلودہ نہ ہوں۔ مٹی کو دیکھیں مٹی صرف پاک وپوتر ہی نہیں ہے بلکہ یہ بھی پاک وپوتر بنانے والی ہے۔ دوسرا جملہ رام کا کیرکٹر اتنا نرالا، پیارا، بے مثال ہے۔ دنیا کا کوئی بھی فقیہ ومفتی مجھے بتائے کہ اس جملہ میں کیا کفر پایا جاتا ہے۔ کسی بھی انسان کے اندر خواہ مومن ہو یا کافر کوئی ایسا وصف پایا جاسکتا ہے۔ جو نرالا، پیارا، بے مثال ہو۔ ہمارے مفتیان کرام فتویٰ دیں کہ اگر زید نے کہا کہ امیتابھ بچن نرالا، پیارا، بے مثال ایکٹر ہے تو کیا زید اپنے اس قول کی وجہ سے کافر ہو گیا؟ یا کہا کہ فلاں شخص ہندوستان کا نرالا، پیارا بے مثال کھلاڑی ہے تو کیا قائل اس کی وجہ سے کافر ومرتد ہو جائے گا؟ حاشا وکلا۔ ہرگز ایسا نہیں ہے۔

ایسے ہی تمام جملوں میں غور فرمالیں کسی بھی جملہ میں کسی ضرورت دینی کا ہرگز انکار نہیں ہے۔ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۹۵﴾

## خلاصۂ بحث

بحث کا حاصل یہ نکلا کہ دیوی، دیوتا اور دیگر معبودان باطل کی تعریف اگر ان کے ذاتی اوصاف وکمالات کی بنا پر بلا اعتقاد معبودیت ہو تو اس میں دو صورتیں ہوں گی۔

**اول:** وہ مخلوق جس کی پرستش اور عبادت کی جارہی ہے اگر انبیا واولیا سے ہو جیسا کہ حضرات انبیاے کرام واولیاے عظام کو معبود بنالیا گیا تو ان کی قرار واقعی تعریف وتعظیم نہ یہ کہ صرف جائز ومباح ہوگی بلکہ کار ثواب اور باعث اجر بے حساب ہوگی کیوں کہ ان کے معبود بنائے جانے میں ان کا اپنا کوئی دخل نہیں ہے، سارے گناہ اور سزا کے مستحق ان کے پرستار اور عبادت کرنے والے ہیں۔

**دوم:** وہ مخلوق جس کی پوجا کی جارہی ہے اگر بت اور شیطان کی جنس سے ہو تو ان کی کوئی واقعی تعریف اگر بلا اعتقاد معبودیت ہو تو کفر نہ ہوگی۔ البتہ حرام وگناہ ضرور ہوگی۔ اس لیے کہ اس میں ایک تو بت اور شیطان کی عظمت ہے، دوسرے ان کے پجاریوں کے ساتھ مشابہت۔ ہذا ماظہر لی فی ہذا الباب والعلم بالحق عند ربی عزوجل۔

اور جب پوری وضاحت کے ساتھ ثابت ہو چکا کہ مذکورہ بالا صورت میں کفر ہرگز متحقق ہی نہیں تو پھر ہمارے کرم فرماوں کی وہ ساری بالا خانیاں پادر ہوا ہو گئیں کہ آدمی کلمہ کفر بکنے کے بعد کفر سے صرف اسی صورت میں بچ سکتا ہے جب کہ حالت اجبار واکراہ ہو ورنہ بہر حال کافر ہو جائے گا۔

میرے پیارے! مسئلہ دائرہ میں اگر کفر متحقق ہوتا تب یہ بحث آسکتی تھی کہ اعظمی صاحب نے حالت اجبار واکراہ میں کفر نہیں بکا ہے بلکہ حالت اختیار میں کہا ہے اس لیے وہ کافر ہو گئے۔ جب مسئلہ دائرہ میں کفر ہی نہیں ہے تو پھر اجبار واختیار کے تعلق سے آپ حضرات کی ساری خامہ فرسائی لغو اور باطل ہو گئی یا نہیں؟

جب شاخ ہی نہ رہی تو پھر آشیانے کی تعمیر کیسے ہوگی۔

# ازالۂ شبہات

اب وقت آگیا ہے کہ مسئلہ دائرہ میں جو خلط مبحث ہورہا ہے اس کو دور کیا جائے اور محل نزاع واختلاف کو متعیّن کیا جائے تاکہ ہمارے قارئین کرام بغیر کسی الجھن کے صحیح نتیجہ تک پہونچ سکیں۔

پہلے فتاوی رضویہ سے چند فتاوی کے ضروری مقامات کو نقل کرتا ہوں:

پہلا وہی فتوی جس کا حوالہ بہادرانِ تکفیر نے اپنے ناگپوری فتوی میں دیا ہے۔

**سوال:** ہم ہمارے ملکی برادروں کے جذبات کو ان کے ''دیوتا کی باتوں کو، ان کے پیشواوں کو عزت دیتے ہیں۔ وہ بھی ایسی ہی عزت ہماری طرف رکھیں ایسی بھی امید رکھتے ہیں۔

**الجواب:** کفار کے مذہبی جذبات اور ان کے دیوتاوں اور پیشواوں کو عزت دیناصریح کلمہ کفر ہے۔

قال اللہ تعالیٰ: وَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَلٰکِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝

عزت تو خاص اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کے لیے ہے، مگر منافقوں کو خبر نہیں۔

ان کے دیوتاوں اور پیشواوں اور مذہبی جذبات کا اعزاز درکنار جو ان کے کسی فعل کی تحسین ہی کرے باتفاق ائمہ کافر ہے۔ غمز عیون البصائر میں ہے:

من استحسن فعلا من أفعال الكفار كفر باتفاق المشائخ.

ان لوگوں پر فرض ہے کہ ایسی باتوں سے توبہ کریں، تجدید اسلام کریں، تجدید نکاح کریں۔ (فتاوی رضویہ، ج:٦، ص:۱۲۵)

ایک جگہ فرماتے ہیں: ہولی، دیوالی یہ سب رسوم کفار ہیں۔ مسلمانوں کو ان میں شرکت حرام اور بطور پسند کریں تو صریح کفر۔ من رأی أمر الکفار حسنا فقد کفر. (ج:۶، ص:۱۵۳)

ایک **سوال** کے جواب میں ارشاد فرمایا:

**الجواب:** مسلمان کو دسہرے کی شرکت حرام ہے بلکہ فقہا نے اسے کفر کہا۔ اور اس میں بہ نیت موافقت ہنود ناقوس بجانا بے شک کفر ہے۔ اور معبودان کفار پر پھول چڑھانا کہ ان کا طریقہ عبادت ہے اشد واخبث کفر۔

پھر اگر معبودان کفار کی "جے" ہے تو کفر ہے اور اگر کافروں کی ہے تو فقہاے کرام اسے بھی کفر فرماتے ہیں ــــــــــ

مرتکب کا حکم انھیں احکام سے ظاہر جو مرتکب حرام ہے، مستحق عذاب جہنم ہے۔ اور جو مرتکب کفر فقہی ہے جیسے دسہرے کی شرکت، یا کافروں کی جے بولنا اس پر تجدید اسلام لازم ہے۔ اور اپنی عورت سے تجدید نکاح کرے اور جو قطعا کافر ہو گیا جیسے دسہرے میں بطور مذکور ہنود کے ساتھ ناقوس بجانے یا معبودان کفار پر پھول چڑھانے والا کافر و مرتد ہو گیا۔ اس کی عورت نکاح سے نکل گئی۔ اگر تائب ہو اور اسلام لائے تب بھی عورت کو اختیار ہے بعد عدت جس سے چاہے نکاح کر لے اور بے توبہ مرجائے تو اسے مسلمانوں کی طرح غسل وکفن دینا حرام، اس کے جنازے کی شرکت حرام، اسے مقابر مسلمین میں دفن کرنا حرام، جنازہ کی نماز پڑھانا حرام۔

(فتاوی رضویہ، ج:۶، ص:۱۵۰)

پہلے فتوی کا مطلب یہ ہے کہ سائل ارکان مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کے تعلق سے پوچھ رہا ہے کہ اس تنظیم کے ارکان نے ہندوں سے ایک معاہدہ کیا۔ ان معاہدہ کرنے

والوں کے الفاظ یہ تھے ان کا شرعی حکم کیا ہوگا؟

”ہم ہمارے ملکی برادروں کے جذبات کو ان کے دیوتا کی باتوں کو، ان کے پیشواوں کو عزت دیتے ہیں اور وہ بھی ایسی ہی عزت ہماری طرف رکھیں، ایسی بھی امید رکھتے ہیں۔“

مذکورہ بالا جملوں میں ایمان اور کفر کو گڈمڈ کرنے کا ارادہ پایا جاتا ہے۔ اور من تو شدم تو من شدی کا معاملہ ہے کہ ہم مسلمان کفار اور مشرکین کے کفریہ اور شرکیہ معاملات میں ان کا ساتھ دیں اور کفار و مشرکین اپنے دیوتا اور پیشواوں کی جیسی عزت کرتے ہیں ویسی ہی ہم ان کی عزت کریں۔ اور ظاہر بات ہے کہ کفار اپنے دیوتا کی عزت بحیثیت دیوتا کے کرتا ہے۔ انھیں دیوتا مان کر کرتا ہے۔

یہ ہے سوال کا مطلب! ماقبل میں مفصل بحث گزر چکی ہے کہ کفار اور مشرکین کے کفریہ اور شرکیہ فعل کی تحسین کفر ہوگی۔ ذرا چشم بصیرت سے اعلی حضرت کے فتوے میں جو قید مذکور ہے اس پر نظر فرمائیں کہ سائل نے سوال میں ملکی برادروں کے جذبات کو عزت دینے کے بارے میں پوچھا تھا حالاں کہ ملکی برادروں کے دیگر انسانی جذبات جن کا کفر سے تعلق نہ ہو اگر کوئی شخص ان کو عزت دے تو ہرگز کفر نہ ہوگا۔ کفر اس وقت ہوگا جب کفار کے مذہبی، کفری جذبات ہوں تو ان کو عزت دینا بلا شبہہ کفر ہوگا۔ اسی لیے اعلی حضرت نے اپنے جواب میں مذہبی کی قید کو بڑھایا ہے۔ مگر سیاسی، سماجی، ملکی قسم کے معاملات میں کفار کے جذبات کو عزت دینا کفر نہیں۔

(۲) اعلی حضرت قدس سرہ کفار کے مذہبی جذبات کے عزت دینے کو صریح کلمہ کفر فرما رہے ہیں۔ کلمہ کا صریح کفر ہونا الگ چیز ہے اور قائل کا کافر ہونا الگ چیز، جیسا کہ ماقبل میں اس پر بحث گزر چکی ہے۔ نیز بعض اوقات، بعض کلمات صریح کلمہ کفر ہوتے ہیں پھر بھی قائل کی تکفیر مختلف اسباب کی وجہ سے درست نہیں ہوتی ہے۔

شبہہ فی الکلام، شبہہ فی التکلم، شبہہ فی المتکلّم ان تینوں میں سے کوئی ایک بھی متحقق ہو جائے گا تو وہ مانع تکفیر ہوگا جیسا کہ خدام فقہ پر یہ بات روشن ہے۔

(۳) جن لوگوں کو فقہ وافتا سے ادنی بھی ممارست ہے وہ خوب جانتے ہیں کہ جہاں پر فقہا یہ بولتے ہیں کہ یہ صریح کلمہ کفر ہے وہاں پر کفر فقہی مراد ہوتا ہے، کفر کلامی مراد نہیں ہوتا۔ اور کفر فقہی میں ہرگز یہ نہیں کہا جاتا کہ قائل کافر و مرتد ہو گیا یا خارج از اسلام ہو گیا۔ بلکہ فقہا کفر فقہی کے مرتکب کو توبہ، تجدید ایمان اور تجدید نکاح کا حکم دیتے ہیں۔

ہمارے ناظرین اور کرم فرما حضرات اعلی حضرت کا ارشاد ملاحظہ فرمالیں۔ اعلی حضرت نے اس فتوی کے آخر میں یہ حکم ارشاد فرمایا: ”ان لوگوں پر فرض ہے کہ ایسی باتوں سے توبہ کریں، تجدید اسلام کریں، تجدید نکاح کریں۔“

دوسرا فتوی جو ہولی اور دیوالی کے تعلق سے ہے۔ اعلی حضرت قدس سرہ ارشاد فرماتے ہیں: ”مسلمان کو ان میں شرکت حرام اور بطور پسند کریں تو صریح کفر“۔

”ان میں شرکت حرام اور بطور پسند کریں تو صریح کفر“ یہ عبارت اس مدعا پر نص صریح ہے کہ جب کفار کے شرکیہ اور کفریہ افعال کی تحسین اور پسندیدگی ہوگی تبھی کفر ہوگا اور کفار کے وہ افعال اور وہ امور جن کا کفر سے کوئی تعلق نہ ہو تو ان کی تحسین اور پسندیدگی ہرگز ہرگز کفر نہیں۔ لہذا ”من رأى أمر الكفار حسنا فقد كفر“. میں امر مطلق نہیں ہے بلکہ امر مقید ہے۔ ”فقد كفر“ اسی وقت ہو سکتا ہے جب کہ وہ امر امر کفر ہو۔

اعلی حضرت کا تیسرا فتوی جو میں نے نقل کیا ہے اس میں حرام، کفر فقہی اور کفر کلامی تینوں چیزیں پائی جا رہی ہیں۔ اور ان سب کے احکام کو بھی بیان کیا گیا ہے تو اسی مقصد کے لیے میں نے پیش کر دیا تاکہ ہمارے قارئین کرام ان تینوں میں کامل امتیاز کر سکیں اور جو بے چارے کفر فقہی اور کفر کلامی کے احکام میں امتیاز نہیں کر پا رہے ہیں اللہ عزوجل توفیق